يا أيها الناس كلوا مما في الأرض حلالا طيبا

الحمد للہ کہ اندنون رسالہ بی نظیر مفید ہر صغیر و کبیر تصنیف جناب مولوی ظہور الحق صاحب عظیم آبادی المسمی

[illegible]

۱۲۹۵

براے افادہ خاص و عام بصحت تمام و اہتمام تام سنہ ۱۲۹۵ ہجری

در مطبع محمدی واقع معسکر بنگلور مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قال فی القرآن وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم

حمد اسکو جو ہی پاک و مستطاب — اسنے فرمایا ہی یہہ اندر کتاب

تم مین ناتے اور گوتے کر دئے — معرفت کے واسطے نا فخر کے

جس مین ہو ایمان اور تقوی عیان — ہی شرافت اور بزرگی کا نشان

جو ہی ختم انبیا اور مرسلین — اسپر اسکے آل و اصحاب اجمعین

ہو جیو صلوۃ ان پر اور سلام — جب تلک قایم رہے دنیا کا کام

اس نبی کا حال جو کوئی سنے — وہ کرے گا آفرین دل مین گنے

کر تجارت اور بکری کو چرا — ان اجری الا آخر تک پڑہا

پھیر جہاد اسنے کیا بہر خدا — دادا اسنے ما علینا کا دیا

کر چکا تبلیغ جب وہ پیشوا — ہل بلغت کہکے تب رخصت ہوا

جو کہ حضرت سے کنارہ کھینچتے — دین فروشی مین شرافت جانتے

ای کریم ان پر کرم کر اور رحم — دے انہین توفیق حرفت ذو الکرم

اما بعد عاصی ظہور الحق عظیم آبادی عفا اللہ عنہ نے جو حرفت کے مسئلون کو اپنے والد ماجد اور اکثر علماے سفر دیدہ اور عرب اور عجم گردیدہ اور مکے اور مدینے کے علماے کبار کی صحبت دیدہ سے تحقیق کیا اور اسکے جواب مین جو کچہہ ارشاد ہوا عوام و خواص کے نفع کے لئے بجنسہ اس تقریر کو ہندی زبان مین لکھدیا یا الہی قبول کر آمین ثم آمین سوال عوام لوگ جو کھیتی کرنے والے اور

کپڑے سینے والے اور بننے والے اور حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہین کچھ قرآن و حدیث اصول و فقہہ سے بھی اسکی برائی ثابت ہی یا نہین یعنے صاف کہدو اور اجر خدا سے لو جواب قرآن اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ان حرفتون کو نبیون نے کیا ہی اسکو یا اسکے کرنے والے کو جو برا سمجھتا ہے وہ مردود ہی انشاء اللہ تعالی جو لوگ اہل سنت و جماعت ہین کبھی برا نہ سمجھینگے کیونکہ ظاہراً وہی لوگ سچے مسلمان ہین گو مسلمان ہونا بہت مشکل ہی خدا جس پر فضل کرتا ہی اسی کو یہہ امر عطا کرتا ہی چنانچہ شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے رباعی ای دل ز پی مطیع سبحان نشدی کاری کہ نزا کنند بہ سامان نشدی ٭ درویش شدی شیخ شدی دانشمند ٭ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی ٭ ہندی اسکی یہہ ہی رباعی دم بھر نہ رہا ای دل تو تابع خدا کا ٭ جس کام مین سامان ترا ہو نہ بنایا ٭ درویش ہوا پیر ہوا دانشمند ٭ یہہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہوا ٭ تب فقیر نے عرض کیا کہ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہین وہ بھی حرفت کرنے والون کو نظر حقارت سے تاکتے ہین تب ان بزرگوار نے فرمایا اگر ایسی بات ہی تو انکا سنی کہلانا فقط نام ہی ہی اور بدعتیون کا سا کام ہی کیونکہ ذات وصفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہی بلکہ حدیث مین وارد ہی کہ وہ کوئیلا جہنم کا ہی باوجود اسکے پھر جو کوئی بولے کہ ہم سید ہین یا شیخ یا مغل ہین یا پٹھان اور دوسرے مسلمان حرفت والون کو حقارت کی آنکھہ سے تکتا ہو وہ شیطان جہنمی ہے صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہی کیونکہ قرآن ناطق ہی کہ شرافت منحصر ہی ایمان اور تقوی مین کسی قوم کی تخصیص نہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اشرف الاشراف اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہی اور دوسری جگہہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ بیشک مسلمان اور یہودی اور فرنگی اور صابئی جو ایمان لاویگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا اسکو کچھہ ڈر نہین اور ایک مقام مین اللہ تعالی فرماتا ہی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ اس آیہ کے موافق مخدوم شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک دوہا لکھا ہی دوہا شرفا گھرو راوتی او نیچ

اندہیری رات ہو وہان نہ کوی پوچھے کہ کون تمھاری ذات - غضب تو یہہ کیا لوگون نے کہ جس حرفت کا
حلال اور مباح ہونا قران اور حدیث سے ثابت ہی اور نبیون نے اس پیشے کو کیا ہی اسکو حرام سمجھتے ہین اور
حلال کو حرام سمجھنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہی اسکی بھی کچھہ پروا نہین رکھتے دیکھو کھیتی کرنے والے یعنے جاپیے
کو لوگ بہت ذلیل سمجھتے ہین اور کھیتی کرنا آدم علیہ السلام کا حدیث سے ثابت ہی حاکم نے ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کَانَ اٰدَمُ حَرَّاثًا یعنے آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور کپڑے بننے
والون کو بھی بہت حقیر سمجھتے ہین اور یہہ ہنر طیب پیشون مین سے ہی کیونکہ طیبی اسکی قرآن اور حدیث
اصول اور فقہ چارون ادلہ سے ثابت ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہی یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ
لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ذٰلِکَ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یعنے اے
اولاد آدم کی ہمنے اتارا تمپر پوشاک کہ ڈہانکے تمہارا عیب اور رونق اور لباس تقوی کا یہہ بہتر ہی ان
آیتون سے اللہ کے یعنے دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے اوترو ایا پھر تمکو دنیا مین تدبیر لباس کی
سکھادی یعنے کپڑا بننا آدم کو سکھادیا اور یہہ بڑے انبیا مین سے اللہ کے ہین اور حدیث بھی آئی ہے
اس حدیث کو مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر فتح العزیز مین لایا ہی اَوَّلُ مَنْ حَاکَ اٰدَمُ
عَلَیْہِ السَّلَامُ جو اس پیشہ کرنیوالے کو معیوب سمجھتا اور طعن کرتا ہی حقیقت مین وہ نبی پر طعن کرتا
ہی اور نبی پر طعن کرنا کفر ہی چنانچہ اصول حنفیہ مین جسکا نام عقاید سنیہ ہی اور فقہ حنفیہ مین جسکا نام مالا بد
منہ ہی لکھا ہی کہ اگر کوی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اسکے جواب مین دوسرا شخص حقارت کی
راہ سے بولے کہ بس تو ہم لوگ جولاہے بچے ہوے یکفر یعنے کافر ہوگا غور تو کرو بھائیو جس پیشے کی
خوبی قرآن اور حدیث اصول فقہ چارون سے ثابت ہو مسلمان کسطرح طعن کریگا مگر بات یون ہے کہ لوگ نا
واقف کاری کے سبب اکثر کسب اور حرفت کو کہ جسکو نبیون نے کیا ہی ذلیل اور حقیر سمجھتے ہین اسکا
حال مختصر سا بیان کیا جاتا ہی کہ لوگ واقف ہو جاوین اور عیب نہ کرین اور کوی بھی حرفت کرکے کھاوین
اور ایمان سیکھین اور سکھلا وین اور جسکو طول و بسط کے ساتھہ دیکھنا منظور ہو تو تفسیر فتح العزیز
دیکھے اول تو آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام سوت دونون کپڑے بنتے تھے اور حضرت نوح علیہ

السلام تجارت اور بڑہی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے تھے اور
حضرت صالح اور ہود علیہما السلام دونون تجارت کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کہیتی کرتے تھے اور شعیب علیہ السلام مواشی والے تھے دودھ اور نسل اور صوف اور پشم
مواشی کے بیچ کر اپنا معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بہی کہیتی کرتے تھے اور حضرت
موسی علیہ السلام بکریان چراے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف تھے اور حضرت
سلیمان علیہ السلام خراصی کئے تھے یعنے درختون کے پتون سے ٹوکرے اور چٹائی بُنکر بیچتے تھے حالانکہ
کہ خدا نے انکو ملک تمام زمین کا دیا تھا باوجود اسکے اپنے ہاتھ کے کسب کا پیسا کھاتے تھے اور
حضرت عیسی علیہ السلام سیاحی کرتے تھے اور کوی کہتا ہی کہ سیلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان چراے تھے اور تجارت سلف کئے تھے پھر خدا نے آپکا رزق
جہاد کی حرفت سے مقرر کیا حاصل کلام یہہ ہی کہ اگر کوی نبیون کے کسب و ہنر پر طعن کریگا یا حرام اور
برا سمجھیگا بیشک کافر ہوگا کیونکہ حلال کو حرام سمجہنا کفر ہی فقط اور جناب رسالتمآب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو جو سید بولتے ہین اس معنی سے کہ سب مسلمانون کے سردار تھے
نہ اس معنی سے کہ ان کی ذات سید تھی اور جہان کا کاروبار انکے تصرف مین وَاَلْفَیَا سَیِّدَھَا
لَدَی الْبَابِ اور پایا ان دونون نے زلیخا کے سید سردار کو دروازے پاس اور دوسری جگہہ فرمایا
سَادَتَنَا وَکُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا یعنے سیدون نے ہمارے اور بڑون نے ہمارے گمراہ کیا ہمکو اور اس
معنی سے کہ ذات آپ کی سید تھی اور جہان کے کاروبار مین کچھہ انکو تصرف تھا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے خود ہی سید بولنے کو منع فرمایا ہی اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤُدَ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ
عَبْدِ اللہِ ابْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ انْطَلَقْتُہٗ فِیْ وَفْدِ بَنِیْ عَامِرٍ اِلیٰ رَسُوْلِ اللہِ فَقُلْنَا اَنْتَ
سَیِّدُنَا فَقَالَ السَّیِّدُ اللہُ یعنے آیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھہ پیغمبر خدا کے پاس
پھر کہا ہم نے آپ سید ہو ہمارے سو فرمایا سید تو اللہ ہے اب مسلمانون کو
چاہیے کہ شادی بیاہ مین کفو اور ایمان کا ملاحظہ کرین اگر ایمان دار خالص ملے اسکو

کفو سمجھین اگرچہ چمار ہی سمتیا ہو صاحب مشکوۃ پوستین سیتے تھے کچھہ مضایقہ نہین اور
اگر کفر اور شرک کی بو معلوم کرین تو اس سے دور بھاگین گو ظاہر مین مال والا اور پرزادہ بھی ہو
جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ
مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ یعنے نکاح مت کرو مشرک بی بی سے اگرچہ تمکو
خوش آوین مال اور حسن سے اور مت نکاح دو مشرک مردون کو جب تک ایمان نہ لاوین اور
البتہ غلام مسلمان بہتر ہی مشرک میان سے اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک
کفاءت مین فقط ایمان کا اعتبار ہے ورنہ مسلمات سے ہی کہ حر اور عبد غیر کفو ہین ہان اگر کسی
کی بیٹی کسی غیر کو ببدین بدعتی دار ہی منڈے سے بیاہی گئی ہو تو ولی کو اختیار ہی کہ چھوڑوالے
دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو عمرو ابن العاص سے چھوڑا لیا
جب ایمان لایا تب دیا جو لوگ کفو کے مقدمے مین یہہ حدیث پڑھتے ہین یعنے اَلْعَرَبُ
بَعْضُهَا أَكْفَاءُ بَعْضٍ وَالْمَوَالِي بَعْضُهَا أَكْفَاءُ بَعْضٍ اِلَّا حَائِكٌ أَوْ حَجَّامٌ یہہ حدیث اول تو
مخالف ہی قرآن کی اور دوسری یہہ کہ راوی کا نام گم تیسری یہہ کہ حدیث منکر ہی چوتھی یہہ کہ سند اسکے
شاہد کی منقطع ہی پانچوین یہہ کہ معارض ہی اسکی دوسری حدیث کہ جسکی سند قوی ہی یعنی أَنْكِحُوا
أَبَا هِنْدٍ وَكَانَ حَجَّامًا (ولیکان) رواہ ابوداود پس معلوم ہوا کہ شارع کے نزدیک کفاءت مین فقط
ملاحظہ کفو اور ایمان کا ہی اور جو لوگ اپنے باپ دادون کے اچھاپن پر فخر کرتے ہین اور اپنی شرافت
لوگون پر جتاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بڑے پیر کا اولاد ہون یا مخدوم شرف الدین یا نظام الدین
کا حقیقت مین وہ گوہ کے کیڑے ہین کہ گوہ کو کریدتے ہین اپنی ناک سے اور کوئیلے جہنم کے چنانچہ حدیث
مین آیا ہی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ
أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ
مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

وَفَخْرِهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ اَلنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَ اٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ

رواہ الترمذی روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہئے کہ باز رہین لوگ جو فخر کرتے ہین اپنے موئے باپ دادے پر مقرر وے کوئلے جہنم کے البتہ وذلیل زیادہ اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو کریدتا ہی گوہ کو اپنی ناک سے بیشک اللہ تعالی لے گیا تم سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادون پر مقرر نشان یہہ ہی کہ مومن تقی ہی اور فاجر بدبخت سب لوگ آدم کے بیٹے ہین اور آدم پیدا ہوے مٹی سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادے پر نشانی ہی جہنم کی اور فخر کرنے والا دیندار کے نزدیک ذلیل ہے جیسا گوہ کا کیڑا مقام انصاف کا ہی ذرہ انصاف کرو اگر قرآن اور حدیث پر ایمان رکہتے ہو اور اصول اور فقہ کو مانتے ہو کہو تو گوہ کے کیڑے جہنمی سے بیٹا بیٹی بیاہنا بہلا یا کسی حرفت والے دیندار سے تحقیق اس مقام کی یون ہی کہ سارے نبیون نے جو حرفت کیا اسواسطے کہ بے منت خلق کے ان باتون کو خلایق پر کہولین اور کسی سے انکی آنکہہ نہ دبے یہہ اب جو دین مین خرابی پڑی تو اکثر حرفت کے چہوڑنے ہی سے پڑی کیونکہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجہنے لگے ہین تب کوئی ملا بنا لوگون کو علم دنیوی سکہا کر پیسا کہانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی قاضی و مفتی فرنگی کا بنکر خلاف قرآن وحدیث کے آئین انگریزی پر فتوی دینے لگا اور کسی نے سود اور رشوت کا دروازہ کہولا اور کسی نے چوری اور دغا بازی پر کمر باندہی الغرض حرفت اور ہنر کو چہوڑ کر بہتیرے اپنا دین برباد کئے اور دنیا اختیار کرکے مشاد ہوے اللہ تعالی مسلمانون کو ان باتون سے بچاوے اور نبیون کی چال چلاوے آمین یارب العلمین

مثنوی

خوشی اسکو ہر گز نہ ہو مو منو — کہ دنیا کے خاطر سے دے دین کھو
مناسب ہی کرنا شرافت کا کام — کہ دنیا مین مشہور ہو نیک نام
رسولون نے جو کچہہ کہ حرفت کیا — اسے یاد کرلو براے خدا
اگر ساتھہ حرفت کے ایمان ہی — شرافت مین کچہہ بہی نہ نقصان ہی
ہی نام اس رسالہ کا کسب النبی — موافق کتاب اور سنت چلی

تمت

لطیفۂ شریفہ

امابعد مخفی نرہے کہ جیسا حلال کسب کو معیوب جاننا درست نہین ایسا ہی کسب مین یا اور کسی کام مین آپ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھہ تشبیہ دینی بھی جایز نہین کیونکہ کبھی یہہ تشبیہ درجۂ کفر کو پہنچا دیتی ہی کیونکہ اسمین ایک نوع سے انبیا کی تحقیر نکل جاتی ہی معاذ اللہ منہا ۔ پیغمبرون کے کسب کا بہت ہی نازک مقدمہ ہی اسکو بیان کرنے کے طور سے بیان کرین ۔ اگر بیطوری سے ذکر کرین تحقیر ہو جاتی ہی اور ایمان برباد ہوتا ہے غرض کہ پیغمبرون کے کسب کا ذکر اس کسب کے حلال و درست ہونے کی دلیل کے طور سے بیان کرین مضایقہ نہین پر تشبیہ کے طور سے زبان پر نہ لاوین بہت احتیاط کرین ۔ اسی لئے عقاید و فقہ کے کتابون مین لکھے ہین کہ مثلاً اگر کسی نے اپنے فقر و فاقہ کے لحاظ سے کہا کہ ہمارے پر پیغمبری وقت ہی تو یہہ کلمہ کفر ہی کیونکہ ہمارے فقر و فاقہ کو انبیا کے فقر و فاقہ کے ساتھہ کچہہ نسبت نہین ۔ دنیا کی بلا و مصیبت پر وہان کمال صبر بلکہ شکر تھا یہان تو بے صبری ہی شکر کہان ۔ انکا فقر و فاقہ اختیاری تھا ۔ یہان اضطراری ۔ وے اپنی خوشی سے فقر و فاقہ اختیار کرتے تھے دنیا کے عیش و تنعم اپنے سے دور رکھتے تھے ۔ یہان یہہ بات کہان ۔ ایسا ہی انکے کسب کو بھی قیاس کرین کہ انبیاء کرام عبادت و ذکر الٰہی کے قوت باقی رہنے اس کالبد خاکی کو کچہہ تھوڑی سی غذا پہنچانے کے لئے کبھی کبھی کچہہ کسب کئے تھے اور اپنی معیشت دنیا کو تنگ رکھے تھے انکا کسب بطور عبادت و قناعت و نفس کشی کے لئے تھا ہمارا کسب نفس پروری کے لئے ۔ انکو عصمت ربانی و طہارت و صفوت ظاہر و باطنی گھیری ہوی تھی ہمکو کہان وے دنیا کے مال کے نہ آپ وارث ہوتے تھے نہ کسی کو وارث کرتے تھے یہہ ہمارے مین کہان انکے نفوس مقدس تھے اور ہمارے نفوس ملوث پاک لوگون کا کھانا پینا کسب کرنا بلکہ سونا اور اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا عورت بچے کرنا سب خالصاً اللہ ہی کے واسطے ہی اور وہ سب عبادت ہی انکی دنیا محمود ہی ہماری دنیا مذموم ہے وے دنیا کا کیسا ہی شغل رکھین پر دل یاد الٰہی مین شاغل وہ سردار ہے دل شغل دنیا مین خدا سے غافل ۔ دنیا کے مال و متاع کو دل مین تو کہان وے اپنے گھر مین جگہہ نہین دیتے ہین اور ہم اسکو گھر مین اور دل مین حفاظت کرتے ہین پس ہمارے کسب کو پیغمبرون کے کسب کے ساتھہ کیا نسبت ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ کیا خوب کہا مولانا روم نے ابیات

کار پاکان را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر ٭ آن خورد گردد ہمہ نور خدا ٭ این خورد گردد پلیدی زو جدا ٭ آن خورد گردد ہمہ نور احد ٭ این خورد زاید ہمہ بخل و حسد ٭

غرض کہ کسب ہو یا اور کچہہ کسی امر مین اپنے تئین پیغمبرون کے ساتھہ تشبیہ نہ دیا چاہئے کہ حقیقت مین تشبیہ ہوتی ہی نہین بلکہ پیغمبرون کی تشبیہ ہمارے ساتھہ تحقیر ہو جاتی ہی ۔ اہل دنیا سے یہہ شخص تونگری اور عزت و جاہ و عیش و آرام چاہتا ہی اور اسکے واسطے بہت کچہہ ہات پاؤن مارتا ہی جب بے نصیب ہو ناچاری سے کوی نیک کسب اختیار کرتا ہی ۔ اگر لوگ ناواقفی کے سبب عرف و عادت کے رو سے اس کسب کو معیوب سمجھے تو خفا ہو کر انبیای کرام کے کسب کو درمیان لاتا ہی کہ فلان یہہ کسب کئے ہین اور فلان وہ پس اس تشبیہ سے صاف انبیا کی تحقیر ہوتی ہوتی ہی اور ایمان برباد ہوتا ہی ۔ انبیا تو بہت بلند درجے مین ہین ۔ وارثان انبیا جو بزرگان دین ہو گئے ہین جیسے صحابۂ کرام و ائمۂ عظام و اولیا کہ انکو بھی کوی شغل دنیا رہا کرتا تھا کہ بشر تھے سو انکے شغل کی ساتھہ ہمارے اشغال کو کچہہ تشبیہ نہین ہو سکتی ہے انبیای کرام کے اشغال کے ساتھہ کب ہو سکیگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے باغ کو گئے تھے آنے تک نماز جماعت کی تکبیر تحریمہ فوت ہوی فرمائے کہ جس دنیا کے سبب سے دین کے کام مین دیری ہوی سو دنیا وہ مذموم ہی الحمد للہ پس وہ باغ فقیرونکو صدقہ دیدیا ۔ بزرگان دین کے ایسے بہت سے حالتین مطول کتابون مین لکھے ہوے ہین ۔ غرض کہ اپنے کسب کو انبیای کرام علیہم السلام کے کسب کے ساتھہ تشبیہ نہ دیوین ۔ واللہ ہو الموفق ۔

الراقم عاصی صوفی کان اللہ لہ ۔